مدینۃ المسیح

رمضان المبارک کا چاند ۱۱ر فروری کو ہوا۔ اس لئے ۱۲ر کو پہلا روزہ رکھا گیا۔

مسجد مبارک میں سحری کے وقت حافظ عطاء اللہ صاحب دیوبندی نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں حافظ سلطان حامد صاحب۔ مسجد احمدیہ میں حافظ فیض صاحب مسجد نور میں حافظ بدیع الحق صاحب۔ اور مسجد محلہ دار الرحمت میں مولوی غلام محمد صاحب نماز عشاء کے بعد نماز تراویح میں قرآن کریم سناتے ہیں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کی علالت کی وجہ سے اس دفعہ رمضان میں درس القرآن کا انتظام اس طرح کیا گیا ہے کہ جناب صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی اے سابق مبلغ ماریشس تلاوت فرماتے ہیں۔ اور جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب ترجمہ اور مختصر معارف بیان کرتے ہیں۔

"الفضل" کو روزانہ یا ہفتہ میں تین بار کرنے کی تجویز

الفضل کو ہفتہ میں تین بار یا روزانہ کرنے کی تجویز سن کر بہت خوشی ہوئی۔ الفضل میں سب سے اعلیٰ روحانی غذا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبات اور آپ کی تقریریں ہوتی ہیں۔ اور یہ اس قدر روحانی لذت لئے ہوتی ہے۔ کہ ایک خطبہ ہی ایمان کو تازہ یا قائم رکھنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ مگر ہفتہ وار خطبے نئی غذا کی طرح ایمان کی افزائش کا باعث ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص اس طرح ایمانی طاقت پا کر ثمردار درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ غذا جس قدر جلدی ملے۔ اور جتنی زیادہ مقدار میں ملے۔ اتنے ہی مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔ یہ کلام ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہوتا ہے۔ جو عدم واقفیت کی وجہ سے مخالف ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلم سے جہاد کیا۔ اور اب بھی دنیا اپنا پروپیگنڈا زیادہ تر قلم سے ہی کر رہی ہے۔ اور وہی قوم کامیاب ہوتی ہے جس کا پریس مضبوط ہو۔ ساری دنیا کی اصلاح کا کام ہمارے ذمہ ہے۔ ہماری آواز بھی ہے۔ اور یہ ایسی آواز ہے۔ جو بااثر ہے۔ اپنا کام کئے بغیر نہیں رہتی۔ مگر اسے جلدی پہنچانے کی ضرورت ہے۔ مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ اسلام پر حملہ ہوتا ہے۔ ہم جواب دیتے ہیں۔ مگر ہمارا جواب اس وقت نکلتا ہے۔ جب مخالف کا اعتراض دلوں میں گھر کر جاتا ہے۔ پس اگر احمدی جماعت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی آواز کو دنیا میں بروقت پہنچانے اور مخالفوں کے حملوں کا بروقت جواب دینے کی ضرورت تسلیم کرتی ہے۔ تو اخبار کو روزانہ جاری کرنے کی مشکلات کا مقابلہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ اور ہمارے تو سب کام خدا ہی کرتا ہے۔ ہم اپنے ارادوں کو مضبوط کرتے ہی انعمت علیہم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ روزانہ الفضل میں جب تازہ خبریں شائع ہوں گی۔ تو ہمیں کسی دوسرے اخبار کی ضرورت بھی نہ رہے گی۔ مضامین کے لئے ہمارے اہل قلم بزرگ توجہ فرمائیں گے۔ اور اگر ہر صوبہ اور ہر ضلع کی جماعت یہ اپنا فرض سمجھ لے۔ کہ اس نے اپنے صوبہ اور اپنے ضلع کے اسلامی نقطہ نگاہ سے تمام واقعات کی اطلاعیں اور تمام اعتراضوں کے جواب بروقت مرکز میں پہنچانے ہیں۔ تو مرکز کو بہت مدد مل سکتی ہے اسی طرح ہر ایک خریدار کم از کم ایک نیا خریدار مہیا کر دے۔ تو مالی امداد بھی کافی ہو سکتی ہے۔ دراصل اس ضرورت کا احساس کرا دینے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ایک نگاہ کرم کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔

خاکسار: شیخ فضل کریم سٹیشن ماسٹر لارنس پور

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
نمبر ۶۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

رمضان المبارک

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے ہر اس شخص کے لئے جو ان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اور جب بھی انسان اپنے مالک حقیقی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اسے اپنی طرف متوجہ پاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے پکارنے والے کی فریاد ہر وقت سنتا ہے۔ لیکن انسان کی حالت اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ بلکہ بدلتی رہتی ہے۔ اور اس پر سستی اور کسل کی حالت آتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بارہ مہینے متواتر خدا کی طرف ایک سا متوجہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بندے کی اس حالت پر رحم فرما کر بعض خاص خاص اوقات کو اپنی رحمت کے غیر معمولی فیضان کے نزول کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ ان خاص اوقات میں سے ایک رمضان کا مہینہ بھی ہے۔ وہ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت ایک بار پھر اس سے متمتع ہونے کا موقعہ ملا۔

کئی ہیں جو گذشتہ رمضان کے موقعہ پر زندہ تھے۔ لیکن آج ہم میں نہیں۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ آئندہ رمضان کی برکات سے وہ فائدہ اٹھائیگا یا نہیں۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ جو موقع خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں حاصل ہوا ہے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں اور فضلوں کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کریں تمام وہ احباب جو شریعت کے احکام کے مطابق مجبور و معذور نہیں۔ ضرور روزہ رکھیں۔ اور صحیح معنوں میں روزہ رکھیں۔ اور ان تمام نواہی سے کلی طور پر مجتنب رہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور اس کے تمام اوامر کو پوری طرح بجا لانے کی کوشش کریں۔ ذکر الٰہی صدقہ و خیرات۔ دعاؤں اور دیگر نیک اعمال سے اپنے اوقات کو معمور رکھیں۔ اور عہد کر لیں۔ کہ یہ رمضان ان کے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر کے ختم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ انسان کو چاہیئے۔ ہر رمضان کے موقعہ پر اپنے دل سے سے عہد باندھ کہ وہ اس رمضان میں اپنی فلاں کمزوری کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیگا اور پھر اس عہد کو پورا کرے

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان سے استفادہ کرنے کا ایسا بہترین ذریعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر ہمارے احباب اس پر عمل پیرا ہوں۔ تو بہت جلد خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور چند ہی سالوں کے اندر اندر جماعت ایسی پاکیزہ و مطہر جماعت بن سکتی ہے۔ جس کی پاکیزگی اور بزرگی کا اعتراف کرنے کے لئے دشمن بھی مجبور ہوں۔ پس ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے مطابق اپنے دل کے ساتھ یہ عہد کر لے۔ کہ وہ اس رمضان میں کوئی نہ کوئی خاص کمزوری ضرور ترک کر دیگا۔

نیز یہ دن قبولیت دعا کے لئے خاص طور پر موزوں ہوتے ہیں اور ان مبارک ایام میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں اور پھر دعائیں کرتے وقت خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ تمام دعائیں اپنی ذات یا اپنے متعلقین تک ہی محدود نہ ہوں۔ بلکہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دعائیں کرتے وقت اپنے بھائیوں کو بھی یاد رکھا کرو۔ کیونکہ جب ایک شخص اپنے دوسرے بھائی کے لئے دعا مانگتا ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ اس سے اصلاح نفس اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے۔ تو گویا جب موقع ہوگا۔ ہم خود حتی الوسع اس کی مدد نہ کرینگے۔ دعاؤں کی قبولیت کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ کثرت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ کیونکہ کسی کے عزیز سے پیار اور محبت رکھنے والا بھی اس کا عزیز ہو جاتا ہے۔ پس کثرت کے ساتھ رمضان شریف میں درود پڑھیں۔ تا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض زیادہ سے زیادہ دنیا پر نازل ہوں۔ اور اسلام کی ترقی ہو۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی درود بھیجے جائیں۔ جن کی ذات اقدس کے ذریعہ اس تیرہ و تار زمانہ میں حقیقی اسلام کی روشنی نمودار ہوئی۔ اور ہمیں آپ کے طفیل صراط مستقیم میسر ہوئی۔ ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اتنا بڑا احسان ہے۔ کہ ہم اگر آپ کے لئے اپنا ذرہ ذرہ بھی قربان کر دیں۔ تو وہ ادا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور میں عرض کرنی چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجات بلند کرے۔ اور آپ کے فیوض کو دنیا میں پھیلائے۔

پھر جماعت کے امام و مقتدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ اور آپ کے ذریعہ اسلام کا بول بالا کرے۔

غرض ہر قسم کی دعائیں کرنی چاہئیں اور اس یقین اور وثوق کے ساتھ کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ضرور قبول کریگا۔

راولپنڈی میونسپلٹی میں ہندو راج

حال ہی میں اخبار انقلاب میں ایک طویل مضمون شائع ہوا جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ راولپنڈی کی میونسپلٹی میں قریباً تمام کے تمام بڑے عہدوں پر ہندو قابض ہیں۔ جو بڑی بڑی تنخواہیں پا رہے ہیں۔ حالانکہ آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کی بہت بڑی کثرت ہے۔ اس کے جواب میں اخبار "ملاپ" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ مسلمان میونسپلٹی میں کام کرتے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۶۹ ہے۔ ہندو صرف ۷۶ ہیں اور سکھ ۳۳ ہیں۔ اس طرح یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں اور سکھوں سے زیادہ ہے۔ لیکن اس زیادتی کی حقیقت اس وقت ظاہر ہو جاتی ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ مسلمان ملازمین کن عہدوں پر مقرر ہیں۔ "ملاپ" کے مضمون میں جو بقول اس کے سکرٹری میونسپل کمیٹی کا لکھا ہوا ہے۔ مسلمان ملازمین کی بڑی تعداد کی یہ تفصیل درج ہے واٹر ورکس میں دس قلی ہیں۔ جو سب مسلمان ہیں۔ سڑکوں کی مرمت کے عملہ میں ۲۳ قلی ہیں۔ وہ سب مسلمان ہیں۔ فائر بریگیڈ وغیرہ کے چپڑاسیوں میں ۱۲ مسلمان ہیں۔ اور قلیوں میں ۱۵ مسلمان۔ چونگی کے محکمہ میں ۲۲ مسلمان چپڑاسی ہیں۔ اور محکمہ روشنی کے سارے کے سارے قلی مسلمان۔

یہ ہے مسلمانوں کی اس تعداد کی تفصیل جسے ہندوؤں سے زیادہ بتایا گیا ہے۔ سکرٹری صاحب اور ہندو اخبارات نے یہ تعداد پیش تو اس لئے کی ہے۔ کہ مسلمان ملازمین کی زیادتی ثابت کریں لیکن دراصل یہ مسلمانوں کی بے چارگی اور ان کی کس مپرسی کی علامت ہے۔ کہ تمام ادنیٰ اور نہایت قلیل تنخواہ کے کاموں میں ان کو بھرتی کیا گیا ہے۔ لیکن ذمہ واری کے عہدوں اور بڑی تنخواہ کی ملازمتوں سے انہیں محروم رکھا گیا ہے۔ پھر ستم یہ کہ اسے حق بجانب قرار دینے کے لئے اخبارات کے صفحے سیاہ کئے جاتے ہیں۔ مسلمانان راولپنڈی کو میونسپلٹی کے اس طرز عمل کے خلاف پُر زور صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیئے۔

ایکٹ انتقال اراضی اور ہندو

حکومت پنجاب نے غریب زمینداروں کو ساہوکاروں کے بے پناہ دست تظلم کی مشق آرائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایکٹ انتقال اراضی جاری کیا ہوا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ شریر اور ساہوکار غریب زمینداروں کو معمولی رقم دے کر اور پھر سُود در سُود کے لاانتہا سلسلہ میں پھنسا کر ان کی زمینوں پر قبضہ نہ کر سکیں۔

س قانون کا اطلاق ہر قوم کے ساہوکاروں اور زمینداروں پر یکساں طور پر ہوتا ہے۔ مگر ہندو اس کی تنسیخ کے لئے ایک عرصہ سے کوشش کر رہے ہیں وہ اسے کبھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ غریب زمیندار جو عملی طور پر ساہوکار کا زرخرید غلام ہی ہوتا ہے۔ اور جو تمام سال سخت محنت و مشقت کر کے جو کچھ کماتا ہے۔ ساہوکار کے دروازہ پر حاضر کر دیتا ہے۔ برائے نام بھی اپنی زمین کا مالک رہ سکے۔

گذشتہ سال بھی لائل پور کے دکانداروں نے اپنے ایک جلسہ میں اس ایکٹ کے خلاف شور و شر برپا کیا تھا۔ اور اب کے بھی ان کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۷ر فروری کو متحدہ طور پر اس ایکٹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ ہندو قوم کا محض معدودے چند لوگوں کو جو پہلے ہی کافی متمول اور دولتمند ہیں۔ مزید مالدار کرنے کے لئے کروڑوں زمینداروں کی تباہی کے سامان پیدا کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ لیکن ان لوگوں سے انصاف کی توقع رکھنا ہی فضول ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ زمیندار اپنی حفاظت کے لئے کیا کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کچھ نہیں۔ تو انہیں یہ امید نہیں رکھنی چاہئے۔ کہ ان کے خوش بیٹھے رہنے پر ان کے حقوق محفوظ رہیں گے۔ اور ساہوکار انہیں ہڑپ کر لینے میں کامیاب نہ ہونگے

ہندوؤں کی تمسخر بازی

ملاپ (۳ر فروری) نے ہندوستان میں زیر صدارت امان اللہ خاں جمہوری حکومت کے فرضی قیام کا نقشہ بایں الفاظ پیش کیا ہے:۔

"تمام مسلمانوں کی ڈاڑھیاں صفاچٹ ہوگئی ہیں۔ عمامے جلا دئے گئے ہیں۔ اونچے اونچے "تہبند" غائب ہوگئے۔ برقعوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ اب کوئی پارسی سڑک پر لڑھکتا نظر نہیں آتا"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو اگر امان اللہ خاں کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ تو ہمیں سے ان کی کیا غرض ہے۔ اور وہ ان سے کیسی توقعات رکھتے ہیں۔

ملاپ نے اپنی دبا ہندی تہذیب کا اظہار کرتے ہوئے برقعہ پوش خواتین کا مضحکہ جن غیر شریفانہ الفاظ میں اڑایا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی دلدوز ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں "ملاپ" عورتوں کی جس قسم کی نمائش کا دلدادہ ہے۔ اور جس پر اس کی ہم مذہب عورتیں عمل پیرا ہیں۔ اس کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم "ملاپ" کی بدتہذیبی کے مقابلہ میں اس حقیقتِ حال کا اظہار بھی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ شرافت ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتی۔ مگر مسلمانوں سے اور خصوصاً ان مسلمانوں سے جو کابل کے متعلق ملاپ وغیرہ کے چند تعریفی الفاظ پر پھولے نہیں سماتے۔ اور ہندوؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی زبانیں خشک ہو رہی ہیں۔ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جو لوگ مسلمان خواتین پر اس طرح تمسخر اڑائیں۔ اور اسلامی شعار کی تحقیر کریں۔ کیا انہیں مسلمانوں سے کچھ بھی ہمدردی ہو سکتی ہے۔ اور وہ کسی وقت بھی مسلمانوں کے متعلق شریفانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

اشارات

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے جوئے اور قمار بازی کو رجس اور عمل الشیطان قرار دے کر اس لئے اس سے منع نہیں کیا کہ اس میں ہارنے والے پل بھر میں مفلس اور قلاش بن جاتے ہیں۔ اور اس فوری تغیر کا ان پر ایسا اثر ہوتا ہے۔ کہ یا خودکشی کر کے خس کم جہاں پاک کے مصداق بن جاتے ہیں۔ یا پھر ملک اور سوسائٹی کیلئے فتنہ و فساد کا موجب بنتے۔ چوری۔ دھوکہ دہی اور لوٹ مار سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی منع کیا ہے۔ کہ جیتنے والے بھی تباہی و بربادی کے ایسے گہرے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ کہ جہاں سے ان کا ابھرنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔

بظاہر یہ عجیب سی بات معلوم ہوگی۔ ہارنے والوں کو تو تباہ ہونا ہی چاہئے۔ کہ وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن جیتنے والوں کی بربادی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ عمل الشیطان کے عامل خواہ ہاریں یا جیتیں۔ ہر حالت میں بربادی ان کے مقدر میں ہوتی ہے اور واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں

ولائت کے ایک اخبار نے "امریکہ کے لکھپتیوں کی عبرتناک داستان" کے عنوان سے ایک نہایت ہی عبرتناک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں واقعات سے اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کہ کئی لوگ جو آج شاہ تھے کل گدا ہوگئے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"نیویارک اور شکاگو کی تفریح گاہوں پر سب سے زیادہ مایوسی اگر کسی کے چہرے پر نظر آتی ہے۔ تو وہ لوگ ہیں جو کسی وقت یکا یک امیر ہوگئے تھے۔ یعنی ایک ہی رات میں لکھپتی ہوگئے۔ اور دوسرے دن مفلس قلاش پائے گئے"

ایسے لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس کے متعلق لکھا ہے:۔

"چائنا ٹاؤن کے پرانے چینی ہال میں ایسے بہت سے لکھپتی رات کو اگر بنچوں اور فرش پر بیٹھے نظر آتے ہیں۔ یہ ہال بہت بری حالت میں ہے اس میں کچھ دیکھنے کے لئے پرانے طرز کی لالٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک جانب لکھپتی چیتھڑوں میں لپٹے ہوئے پڑے ہیں۔ کبھی کبھی ان کی تعداد دس تک جا پہنچتی ہے جس روز جس قدر زیادہ لکھپتی دن میں اس قدر کما سکیں۔ کہ رات کو بستر پر سونے کا کرایہ دے سکیں۔ اس دن اتنی ہی کم تعداد ان کی اس جگہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جو اس قدر بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ وہی یہاں آکر سوتے ہیں۔ امریکہ میں ایسے لکھپتیوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچی ہوئی ہے"

ان لوگوں کی جو کسی وقت یکا یک لکھپتی بن گئے۔ ایسی عبرتناک حالت کیوں ہو جاتی ہے۔ اور وہ کیوں کر اتنے مفلس اور قلاش بن جاتے ہیں۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ انہیں بیٹھے بٹھائے بغیر محنت و مشقت کئے دولت مل جاتی ہے۔ اور ایسی حالت میں مل جاتی ہے۔ جب کہ ان کی عقل اور ذہن کا اس کے حصول میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے ذہانت کی کمی کے باعث جلد ہی اس سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یکایک دولت کے ہاتھ آجانے سے وہ اپنے آپ کو افلاطونِ زماں سمجھنے لگ جاتے اور روپیہ کے ہاتھ میں بجنے کی وجہ سے ایسی راہوں پر چل پڑتے ہیں۔ جو انہیں تباہی کے غار میں جا گراتی ہیں۔

پس بے شک جوئے اور قمار بازی کے ذریعہ جس میں عقل کو دخل نہیں۔ ایک شخص یکا یک لکھپتی چھوڑ کروڑپتی بن سکتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کا لکھپتی یا کروڑپتی بنے رہنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کے لئے حوصلہ۔ استقلال اور عقل کی ضرورت ہے۔ اوّل تو جو شخص اپنی قسمت قمار بازی کے سپرد کرتا ہے۔ وہ عقل و خرد سے کورے ہونے کا پہلے ہی ثبوت بہم پہنچا دیتا ہے۔ لیکن اگر اس میں عقل کا کوئی ذرہ پایا بھی جائے تو جب اتفاقیہ طور پر اسے یک لخت ایک بڑی رقم مل جائے۔ اس کا دماغی توازن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور بالآخر روپیہ ملنے کی وجہ سے وہ اس طرح تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ کہ اگر اسے نہ ملتا۔ تو اس قدر برباد نہ ہوتا۔

آج دنیا میں مختلف قسم کے جوئے اور قمار بازیاں رائج ہیں۔ جنہیں حصول دولت کا نہایت کامیاب اور آسان ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل بتا دیا تھا یہ شیطانی فعل ہے۔ اور تاکیداً حکم دیا تھا۔ فاجتنبوہ لعلکم تفلحون اگر اپنی زندگی اور کاروبار میں کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو اس سے بچو۔ اب دیکھ لو۔ اس میں دن رات مبتلا رہنے والے اسے کس قدر تباہ کن بتاتے ہیں اور بزبانِ حال اعلان کر رہے ہیں

من نہ کردم شما حذر بکنید

جب کسی جگہ مسلمان ذبیحہ گائے کیلئے حصول اجازت کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ہندو اس کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کر دیتے ہیں۔ کہ الاماں الاماں ان کا سارا زور اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ کوئی ہندو گاؤکشی کے الفاظ بھی نہیں سن سکتا۔ کجا یہ کہ کسی جگہ گئوکشی ہونے دے۔ اس طرح عام ہندوؤں کے جذبات کو بھڑکا کر فتنہ و فساد کھڑا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک طرف ہندوؤں کے اس واویلا اور شور و شر کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف اس قسم کے واقعات پر نظر کیجئے جن میں گئوکشی کے متعلق خود ہندوؤں کا دخل پایا جاتا ہے۔

آریہ اخبار تیج (۲۸ر جنوری) لکھتا ہے:۔ "۲۲ر جنوری کو ایک ستریشا ہج برہمن کو چرپا نند واقعہ دریا گنج کے لالہ کلول کی بچھیا کو دس روپے میں خرید کر لے گیا۔ اور اس کو کسی قصاب سے ۲۰ روپیہ لیکر فروخت کر دیا۔ جب اس کی تلاش ہوئی۔ تو وہ ذبح خانہ پر بندھی ہوئی پائی گئی" ایک برہمن کا خود بچھیا خرید کر قصاب کے ہاتھ فروخت کرنا بتاتا ہے۔ کہ کس حد تک ہندو اس بارے میں برداشت کا مادہ رکھتے ہیں۔

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر احمدی ایک ایک نیا احمدی بنانے کا عہد کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۸ فروری سنہ ۱۹۲۹ء بمقام [illegible]

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

بہت سی غلطیاں انسان کو صحیح صورت حال کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لگ جاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں

ایک مثال

مشہور ہے۔ کہ جب بلی کبوتر پر حملہ کرنے لگتی ہے۔ تو کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ جب مجھے بلی نظر نہیں آتی۔ تو میں بلی کو کہاں نظر آتا ہونگا۔ اور وہ فرض کر لیتا ہے۔ کہ اب بلی اس پر حملہ نہ کرے گی۔ مگر اس کے اس فعل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بلی اس پر حملہ کرتی ہے۔ اور اسے کھا جاتی ہے۔ اگر وہ اپنی آنکھیں بند نہ کرتا۔ اور پیش آمدہ حالت کے متعلق

غلط اندازہ

نہ لگاتا۔ تو بچ جاتا۔ کیونکہ وہ پرندہ ہے۔ اور اڑ کر بلی سے بچ سکتا ہے۔ تو غلط اندازے بسا اوقات انسان کو

کامیابی سے محروم

کر دیتے ہیں۔ کامیابی ہمیشہ صحیح اندازہ لگانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ بیسیوں دفعہ انسان کامیابی کے سرے پر پہنچکر اس لئے رہ جاتا ہے۔ کہ اس نے حالات کا غلط اندازہ لگایا ہوتا ہے۔ بسا اوقات کامیابی اس کے ہاتھ کی پہنچ میں ہوتی ہے مگر وہ خیال کر لیتا ہے۔ کامیابی بہت دور ہے۔ اس لئے ہمت ہار بیٹھتا ہے اسی طرح بسا اوقات ہلاکت اس کے قریب آ رہی ہوتی ہے۔ مگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں محفوظ ہوں۔ اس لئے ہلاکت سے پیچھے نہیں ہٹتا اور تباہ ہو جاتا ہے۔ تو انسان کو

کامیابی کے لئے

نہ صرف صحیح کوشش کی ضرورت ہے۔ بلکہ ان احوال کو بھی مد نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جن میں سے گذر رہا ہوتا ہے۔

ہر عقلمند انسان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئیے۔ کہ جن باتوں پر وہ حالات کا اندازہ لگاتا ہے۔ وہ اس کے اپنے دل کی کیفیتیں ہیں۔ یا دوسرے لوگوں کے دلوں کی۔ مثلاً ایک شخص جس کے دل کو خدا تعالےٰ نے

ہر قسم کی برائی سے محفوظ

رکھا ہو۔ اگر کہے۔ چونکہ میں چوری نہیں کرتا۔ اس لئے کوئی بھی چوری نہیں کرتا۔ اور اپنے دروازے کھلے چھوڑ کر سو جائے۔ تو اس کا مال محفوظ نہ رہے گا۔ یا ایک ایسا شخص جو

کسی کا دل دکھانا

بھی گناہ سمجھتا ہو۔ اور جس کے نزدیک کسی کی جان لینا سوائے اس صورت کے کہ اسلام کا حکم ہو۔ یا حکومت کا حکم ہو۔ کسی انسان کا فعل ہی نہ ہو۔ وہ اپنے آپ کو دشمنوں کے حوالے کر دے۔ اور سمجھے کہ یہ کہاں میری جان لے سکتے ہیں۔ تو اس کی جان خطرہ میں ہوگی۔ یا مثلاً ایک ایسا آدمی جس میں

دیانت داری کا مادہ

کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ جس کے پاس لوگ لاکھوں روپے کی امانتیں رکھیں۔ اور وہ ان کی حفاظت کو اپنا مقدس فرض سمجھتا ہو۔ اگر وہ یہ خیال کر لے۔ کہ ساری دنیا ہی ایسی ہے۔ اور لوگوں کو اپنا مال یوں ہی دیدے۔ کوئی تحریر وغیرہ نہ کرائے۔ تو اس کا مال محفوظ نہ ہوگا۔ یا مثلاً ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ۔ آنکھ اور زبان سے لوگوں کی

عزت و آبرو

محفوظ رہتی ہو۔ اگر وہ یہ خیال کرے۔ کہ اس کی عزت پر بھی کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ تو اس کی عزت خطرہ میں ہوگی۔

غرض کبھی اس لئے دھوکہ لگ جاتا ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے جب میں ایسا نہیں کرتا۔ تو کوئی مجھ سے کیوں ایسا کرنے لگا۔ اس طرح اس کی عزت۔ اس کا مال۔ اس کی حکومت۔ اس کا دبدبہ۔ اس کا نسب اس کی جان۔ اور جو چیز اسے پیاری اور عزیز ہوتی ہے۔ وہ خطرہ میں ہوتی ہے۔

بسا اوقات مومن بھی ایسا دھوکہ کھا جاتا ہے۔ چونکہ مومن

ساری دنیا کا خیر خواہ

ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے دل کی حالت پر ساری دنیا کی حالت کو قیاس کر لیتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ جس طرح میں سب کا خیر خواہ ہوں۔ دوسرے لوگ بھی میرے خیر خواہ ہونگے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات اسے سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

میں اپنی جماعت کے دوستوں کو آج کے خطبہ میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت

ساری دنیا کی خیر خواہ

ہے۔ جب ہم مسلمان کہلانے والوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے۔ کہ ہم دوسرے لوگوں کے خیر خواہ نہیں۔ چونکہ مسلمانوں سے ہمارا زیادہ قریب کا تعلق ہے۔ ملکی اور نیم مذہبی فوائد ان کے اور ہمارے متحد و مشترک ہیں۔ مذہبی امور میں سے بھی بہت سے امور میں ہم اور وہ متحد ہیں۔ صرف چند امور میں اختلاف ہے۔ اس لئے ہم ان کے ساتھ ایک حد تک ملکر کام کرتے ہیں۔ اور متحدہ امور میں قطعی طور پر ملکر کام کرتے ہیں۔ کیونکہ ان باتوں میں ان کا فائدہ ہمارا فائدہ ہوتا ہے۔ اور ان کا نقصان ہمارا نقصان۔ اس وجہ سے ان کے ساتھ ملکر کام کرنا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم ہندوؤں کے دشمن ہیں۔ یا عیسائیوں کے دشمن ہیں۔ ہم ہندوؤں۔ سکھوں۔ یہودیوں عیسائیوں حتیٰ کہ دہریوں کے بھی خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ کیونکہ

مسلمان کا فرض

ہے۔ کہ وہ سب کا خیر خواہ ہو۔ میں تو یہ بھی کہونگا۔ کہ ہم نہ صرف دہریوں کے بلکہ بدترین چور۔ ڈاکو اور بدکردار کے بھی خیر خواہ ہیں۔ کہ سب رب العالمین کے بندے ہیں۔ اور وہ اسی طرح چوروں اور ڈاکوؤں کا رب ہے جس طرح دوسرے لوگوں کا۔ غرض ہم خدا تعالےٰ کے تمام بندوں کے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ لیکن اس سے یہ سمجھنا۔ کہ چونکہ ہم ساری دنیا کے خیر خواہ ہیں۔ اس لئے دنیا بھی ہماری خیر خواہ ہے۔ غلطی ہوگی اسی طرح یہ سمجھ لینا بھی غلطی ہوگی۔ کہ جس طرح ہم دوسروں کی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ بھی ہماری ترقی کے رستہ میں روک نہ ہونگے۔ کیونکہ ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ اور اپنے عمل سے خیر خواہی ثابت کرتے ہیں۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتے۔ ہم دنیا کو اور نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور دنیا ہمیں اور نگاہ سے دیکھتی ہے۔

ہم تو دنیا کو اس نگاہ سے دیکھتے ہیں

کہ دنیا کی تمام چیزیں ساری کی ساری انبیاء کی ملوک ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے نائب ہوتے ہیں۔ چونکہ سب چیزیں خدا تعالےٰ کی ہیں۔ اس لئے وہ خدا تعالےٰ کے نائبوں کی بھی ہیں۔ اگر ان کا کوئی حصہ انبیاء سے بغاوت کرتا ہے۔ تب بھی وہ یہی سمجھتے ہیں۔ آخر ہماری ہی ہیں۔ ہمارے ہی پاس آئیں گی۔ ان کو مٹانا نہیں چاہئیے جیسے

ایک عقلمند بادشاہ

بغاوت کو دبانے کے لئے یہ کوشش کریگا۔ کہ کم سے کم خونریزی ہو۔ تاکہ اس کی رعایا تباہ نہ ہو۔ اسی طرح وہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ

دنیا کا وارث

کر دیتا ہے۔ سوائے اس نقصان کے جس کا پہونچانا ضروری ہوتا ہے اور جو لوگوں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ نقصان نہیں پہونچاتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ یہ ہماری ہی ملک ہیں۔ آخر ہمارے ہی پاس آئیں گے۔

یہی وجہ تھی۔ کہ جب طاعون رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ہندوستان میں ظاہر ہوئی۔ اور لوگ کثرت سے مرنے لگے تو اس سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل

تڑپ کراہتا تھا۔ مولوی عبد الکریم صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیت الدعا کے قریب ہی رہا کرتے تھے۔ فرماتے۔ ایک دن مجھے اس طرح کراہنے کی آواز آئی۔ جس طرح درد زہ والی عورت کراہتی ہے۔ چونکہ وہ بالکل قریب سے آ رہی تھی۔ میں نے معلوم کرنا چاہا۔ کہ کیسی آواز ہے۔ آخر معلوم ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُعا کر رہے ہیں۔ اور یہ آپ کی آواز ہے۔ آپ اس وقت کہہ رہے تھے۔ الٰہی اگر دُنیا اسی طرح ہلاک ہوگئی۔ تو تیری عبادت کون کریگا۔ دیکھو طاعون آپ کے نشان کے طور پر ظاہر ہوئی تھی۔ اور آپ کے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے نمودار ہوئی تھی۔ مگر جب لوگ مرنے لگے۔ تو پھر آپ کو فکر ہوئی۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کون کریگا اور ایمان کون لائیگا۔ اس درد اور تکلیف کی وجہ یہی تھی۔ کہ سب آپ کو ورثہ میں دیئے گئے تھے۔ ان کا مرنا آپ کی جماعت میں کمی واقع ہونا تھا۔ تو تمام دُنیا

انبیاء کی ملکیت

ہوتی ہے۔ اور پھر ان کے نائبوں کی۔ سچے نائب وہی ہوتے ہیں۔ جو ساری دنیا کے خیر خواہ ہوں۔ نہ کہ کسی خاص قوم کے۔ اور

سچے خیر خواہ

دُنیا کے وہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں۔ ہم سب ایک دن بھائی بھائی بن جائیں گے۔ کیا ہوا۔ اگر اب کوئی مخالفت کرتا ہے

دُوسرے لوگ

اس نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ اس طرح دیکھتے ہیں۔ جس طرح بکری شیر کو دیکھتی ہے۔ یا یوں سمجھ لو۔ کہ کسی نے چیتا یا شیر پالا ہوا ہو اور وُہ چھوٹ جائے۔ مالک تو اسے اس طرح پکڑنے کی کوشش کریگا کہ وُہ مرے نہیں۔ بلکہ کام آسکے۔ مگر چیتا اپنے مالک پر اس طرح حملہ کریگا کہ اُسے پھاڑ ڈالے۔ تاکہ آزاد ہو جائے۔ یہی حال انبیاء کی جماعت اور دوسرے لوگوں کا ہوتا ہے۔ انبیاء کی جماعت کا پورا زور اس بات پر صرف ہوتا ہے۔ کہ لوگ بچ جائیں۔ تباہ نہ ہوں۔ تاکہ ہمارے بھائی بن جائیں۔ مگر دوسروں کا پورا زور اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کے ماننے والے ہلاک ہو جائیں۔ تاکہ وُہ ان کے قبضہ میں نہ چلے جائیں۔

جب یہ صورت حالات ہے۔ تو

ہمارا فرض ہے

کہ یہ بھی دیکھیں۔ لوگ ہمارے متعلق کیا ارادے رکھتے ہیں۔ اور ہمارے خلاف کیا کوششیں کر رہے ہیں۔ بے شک ایسے بھی لوگ ہیں جن میں شرافت اور دیانت داری پائی جاتی ہے۔ اور جو انسانیت کا سلوک کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ یہ جماعت ہماری دشمن ہے۔ اور کل ہماری جگہ پر قبضہ کرے گی۔ اس وجہ سے وہ ہر رنگ میں اور پورے زور کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں۔ اس طرح

حق کی مخالفت

کرنے والے ہمیشہ زور لگاتے رہے ہیں۔ دیکھو شرک کتنی کھلی اور واضح برائی ہے۔ لیکن جب مواحد دُنیا میں کھڑے ہوئے۔ تو مشرک لوگ اسی طرح ان کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جس طرح سچائی پر قائم ہونے والا سچائی کی حمایت میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک کے خلاف کھڑے ہوئے۔ مکہ والوں نے اسی طرح زور سے آپ کی مخالفت کی۔ جس طرح سچ کے حامی کرتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ اس قسم کا جوش کسی عقیدہ کے لحاظ سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ کہ اس عقیدہ کے سچے ہونے کی وجہ سے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک عقیدہ بالکل غلط ہو۔ مگر اس کے ماننے والوں کو اس کے لئے ایسا ہی جوش ہو۔ جیسا کہ ایک سچا عقیدہ رکھنے والوں کو اپنے عقیدہ کے متعلق ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے تمام دنیا کی تمام قومیں اور فرقے ہماری نسبت یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ روز بروز پھیلتے جاتے ہیں۔ اس لئے ہماری جگہ پر قابض ہو جائیں گے اس بات سے

بحیثیت فرقہ

ان کے دلوں میں ہمارے متعلق خیر خواہی اور خیر اندیشی نہیں ہے ہاں ان کے افراد ایسے ہو سکتے ہیں۔ اور ہیں۔ جو ہمارے خیر خواہ ہوں۔ حنفیوں میں افراد کے طور پر ایسے لوگ مل جائیں گے۔ جو خیر خواہ ہونگے۔ وہابیوں میں سے ایسے لوگ مل جائیں گے۔ غیر مسلموں عیسائیوں۔ ہندوؤں میں سے مل جائیں گے۔ مگر آج کل کی حقیقت ہماری خیر خواہ ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ گویا بحیثیت افراد خیر خواہ مل جائیں گے۔ مگر بحیثیت قوم خیر خواہ نہ ملیں گے۔ پس چند افراد کا اچھا ہونا یہ مطلب نہیں رکھتا۔ کہ بحیثیت قوم خیر خواہ ہیں۔ پھر خصوصیت کیساتھ

محمدی سلسلہ

میں یہ بات نمایاں ہے۔ بلکہ اس کے متعلق پیشگوئی موجود ہے۔ یوں بھی ہمیشہ دنیا سچائی کی دشمن چلی آئی ہے۔ مگر اس کے متعلق تو پیشگوئی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرۃ ہاجرہ کو بتایا:۔

"اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہونگے۔ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا"

(پیدائش باب ۱۶- آیت ۱۲)

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ

حضرت اسمٰعیل کا سلسلہ

جب کبھی ظاہر ہوگا۔ ساری دنیا اس کی مخالفت کریگی۔ چنانچہ حضرت اسحٰق کی قوم نے جو نسلی دشمنی حضرت اسماعیل کی اولاد سے کی۔ وُہ کسی سے نہ کی۔ توریت پڑھ کر دیکھ لو۔ یہودیوں کی کتابوں کو پڑھو۔ سوائے گالیوں کے کوئی کلمہ خیر حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد کے متعلق نہ ہوگا۔ پھر

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوئے۔ آپ کے متعلق بھی یہی ہوا۔ تمام دُنیا نے آپ کی مخالفت کی۔ یہودیوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور عیسائیوں نے آپ کے خلاف سارا زور لگایا۔ یہودی عیسائیوں کے دشمن ہیں۔ اور عیسائی یہودیوں کے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں دونوں اکٹھے ہو گئے مشرک عیسائیوں کے دشمن ہیں۔ اور عیسائی مشرکوں کے۔ یہودی مشرکوں کے دشمن ہیں۔ اور مشرک یہودیوں کے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں یہودی۔ عیسائی اور مشرک سب اکٹھے ہو گئے۔ اس لئے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ وہ تلواروں کی چھاؤں کے تلے پلیگا۔ اور ساری دنیا اس کی مخالفت کرے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کی خیر خواہی کا جو جذبہ لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اور ساری دنیا آپ کی مخالف ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بظاہر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے نہ تھے۔ اس لئے شائد کسی کو خیال ہوتا۔ کہ دنیا آپ سے وہ سلوک نہ کرے گی۔ جو حضرت اسماعیلؑ اور آپ کی اولاد سے کیا۔ اور ممکن تھا۔ اس خیال سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں سستی پڑ جاتی۔ اور وُہ ہوشیاری اور چستی کام میں نہ لاتی۔ جو ترقی کرنے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن چونکہ اب نبوت ہے ہی وہی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہو۔ اور کوئی نبوت باقی نہیں۔ اب بغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

رُوحانی اولاد

کے کوئی رسول اور نبی نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اولاد کو باپ کی باتیں ملیں۔ پس اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی نسل میں سے نہیں۔ تو بھی آپ سے وہی سلوک دنیا کی طرف سے ہونا ضروری تھا۔ جو آپ سے کیا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو الہام بھی کیا۔ اور فرمایا:۔

یخر جھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفھا حتے یخرج۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو حضرت اسماعیل سے نسبت دی گئی ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ آپ کے متعلق بھی یہی حالت رونما ہو۔ کہ سب دُنیا کے ہاتھ آپ کے خلاف اٹھیں۔ ہماری جماعت کو یہ خیال کر کے کہ وُہ ساری دُنیا کی خیر خواہ ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کی

یہ نہیں سمجھنا چاہئے۔

کہ دنیا بھی اس کی خیر خواہ ہے۔ کبوتر کے آنکھیں بند کر لینے کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ بلی نے بھی آنکھیں بند کر لی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ باوجود اس محبت اور خیر خواہی کے جو ہم دوسروں سے رکھتے ہیں۔ وہ لوگ بھی جن کو سنجیدہ اور متین سمجھا جاتا ہے۔ جب کبھی موقعہ آتا ہے۔ مخالفت سے باز نہیں آتے۔ جب کبھی

مخالفین اسلام سے مقابلہ

کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ احمدی ان لوگوں کا مقابلہ کریں مگر جب وُہ وقت گذر جاتا ہے۔ تو ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ احمدیوں کا نام تک نہ لیں۔ جب علاقہ ملکانہ میں آریوں نے شورش برپا کی۔ تو سارے ملک میں شور پڑ گیا۔ کہ احمدی ان [illegible]

لیکن جب ہمارے آدمیوں نے جاکر آریوں کو شکست دی۔ تو پھر احمدیوں کا نام لینا بھی ان لوگوں کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ اس وقت یہی کہنے لگے۔ کہ فلاں جمعیتہ نے یہ کام کیا۔ اور فلاں نے یہ۔ حالانکہ اگر آریوں کی گواہی لیں۔ تو وہ بھی یہی کہیں گے۔ کہ جتنا کام کیا۔ احمدیوں نے کیا۔ اور کسی نے نہیں کیا۔ اور احمدی ہی ان کے راستہ میں نہ ہٹنے والی روک ثابت ہوئے۔ تو ہماری مخالفت ہر موقعہ پہ کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ کہا گیا تھا۔ اس کا ہاتھ سب کے۔ اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف اٹھیں گے۔

غرض دوسرے لوگ ضرورت کے وقت ہم سے فائدہ اٹھالیں گے۔ مگر اپنے ہاتھ ہمارے خلاف ہی اٹھائے رکھیں گے۔ بے شک سارے کے سارے لوگ ایسے نہیں۔ ایسے افراد بھی ہیں۔ جو ہمارا ساتھ دیتے ہیں۔ مگر قومی طور پر ہماری مخالفت ہی کی جاتی ہے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ

حضرت کرشن نبی ہیں۔

اور کئی ہندو ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا نبی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ متحدہ طور پر یہ مانتے ہیں۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ وہ اپنی قوم سے الگ ہو کر مانتے ہیں مگر ہم حضرت کرشن کو متحدہ طور پر نبی مانتے ہیں۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ مگر کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو حضرت کرشن کو گالی دے اور اگر کوئی دیگا۔ تو ساری جماعت اس کے خلاف ہو گی۔ لیکن اگر کوئی ہندو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مانتا ہے۔ تو اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر مانتا ہے۔ قوم اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ گالیاں دینے والوں کا ساتھ دیتی ہے۔ پس اگر کوئی کہے۔ کہ ہماری جماعت کی فلاں ایڈیٹر یا فلاں ماسٹر یا فلاں پروفیسر بڑی تعریف کرتا ہے۔ تو یہ من حیث القوم تعریف نہ ہو گی۔ بلکہ من حیث الافراد تعریف کرنے والے ہونگے۔

تو ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ

خیال رکھنا چاہئیے

کہ ہماری کامیابی کا سارا دارومدار خدا کے فضل اور ہماری اپنی کوششوں پر ہے۔ جب تک یہ بات ہماری آنکھوں کے سامنے نہ ہوگی۔ کہ اگر ترقی ہوئی۔ تو محض اپنی کوشش اور سعی سے ہوگی۔ اس وقت تک کبھی ترقی حاصل نہ ہوگی۔ جب ہمیں یہ بھروسہ ہوگا۔ کہ ہمارا دایاں اور ہمارا بایاں دوسری قومیں سنبھالیں گی۔ تو یہ ہماری

شکست کا وقت

ہوگا۔ ہمارا دایاں۔ ہمارا بایاں۔ ہمارا اگلا۔ ہمارا پچھلا اور ہمارا وسط ہمیں خود سنبھالنا ہوگا۔ تب ترقی حاصل ہوگی۔ اسی لئے میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اور بڑھاؤ۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اسی بات کو اس وقت میں تفصیل سے بیان کر رہا ہوں۔ کہ ہر احمدی اقرار کرے۔ کہ وہ سال میں

کم از کم ایک احمدی

بنائے گا۔ اس طرح ایک سال کے اندر اندر جماعت کا دگنا ہو جانا معمولی بات ہے۔ اس طرح تھوڑے سے عرصہ کے چکر میں ہماری تعداد کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے۔ کہتے ہیں۔ جس شخص نے

شطرنج کا کھیل

ایجاد کیا۔ جس میں ۶۴ خانے ہوتے ہیں۔ وہ اسے بادشاہ کے پاس لے گیا۔ بادشاہ کو یہ کھیل بہت پسند آیا۔ اور اس نے اسے کہا۔ جو چاہو۔ انعام مانگ لو۔ اس نے پہلے تو کہا۔ کہ میں تحفے کے طور پر لایا ہوں۔ کوئی انعام نہیں لینا چاہتا۔ لیکن جب بادشاہ نے زور دیا۔ تو اس نے کہا۔ اگر آپ مجھے کچھ دینا ہی چاہتے ہیں۔ تو

ایک خانہ میں ایک کوڑی

اور دوسرے میں دو۔ اسی طرح دوگنی رکھکر دے دی جائیں۔ بادشاہ نے یہ سن کر کہا۔ میں نے تو تمہیں بڑا عقلمند سمجھا تھا۔ مگر یہ بات تو تم نے پاگلوں والی کی ہے۔ اس نے کہا۔ جب آپ نے کہا ہے۔ میں جو چاہوں مانگوں۔ تو اب اس بات کو پورا کیجئے۔ بادشاہ نے کہا۔ میں تو تمہیں نصف بادشاہت تک دینے کے لئے تیار تھا۔ مگر تم نے مانگا ہی کچھ نہیں۔ اب جو چاہتے ہو۔ وہی لے لو۔ بادشاہ نے خزانچی کو بلا کر کہا۔ کہ جس طریق سے یہ کہتا ہے۔ کوڑیوں کا حساب کر کے جتنے روپے بنتے ہیں۔ اسے دے دو۔ تھوڑی دیر کے بعد خزانچی بادشاہ کے پاس آکر کہنے لگا۔ اس حساب سے خزانہ تو سارا خالی ہو گیا ہے۔ لیکن خانے ابھی باقی ہیں۔ کیونکہ ہر خانہ میں دوگنی رقم کرنے سے اربوں ارب روپیہ دینا پڑتا۔ اس پر اس شخص نے بتایا۔ میں حساب کا کمال بتانا چاہتا تھا۔ اس لئے یہ مطالبہ کیا تھا۔ تو دوگنا ہونے سے اتنی جلدی ترقی ہو سکتی ہے۔ کہ

دنیا دنگ رہ جائے

مثلاً اگر اس تحریک پر ایک سو آدمی ہی ایسے نکل آئیں۔ جو عہد کریں کہ ہر سال ہم اپنی تعداد کو دوگنا کر لیا کریں گے۔ تو سو سال کے اندر اندر ساری دنیا کو احمدی بنا سکتے ہیں

ایک سو آدمی

ایک سال کے بعد دو سو ہو جائیں گے۔ دو سال کے بعد چار سو۔ تین سال کے بعد ۸ سو۔ چوتھے سال کے بعد ۱۶ سو۔ پانچویں سال کے بعد ۳۲ سو۔ چھٹے سال کے بعد ۶۴ سو۔ ساتویں سال کے بعد ۱۲۸۰۰۔ آٹھویں سال کے بعد ۲۵۶۰۰۔ نویں سال کے بعد ۵۱۲۰۰۔ دسویں سال کے بعد ۱۰۲۴۰۰۔ گیارھویں سال کے بعد ۲۰۴۸۰۰۔ بارھویں سال کے بعد

۴۰۹۶۰۰

اسی طرح سو سال کے بعد دنیا کی ساری آبادی کو احمدی بنا لیا جائے پس اگر کوئی قوم اپنا فرض مقرر کرلے۔ کہ ہر سال وہ اپنی تعداد کو دگنا کر لیا کرے گی۔ تو ساری جماعت تو الگ رہی۔ اگر اس کا ایک محدود حصہ بلکہ اس کے سو افراد بھی اس عزم کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ تو چالیس سال کے اندر اندر دنیا کو احمدی بنا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ساری جماعت یہ اقرار کرے۔ اور پھر اس میں سے آدھے یا چوتھا حصہ۔ یا پانچواں حصہ یا دسواں حصہ یا سینکڑواں حصہ یا ہزارواں حصہ بھی کامیاب ہو جائے۔ تو بھی چند ہی سالوں کے اندر اندر ایسا تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اسلام کی اشاعت کا جو مقصد لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ پورا ہو سکتا ہے۔ اور دس۔ بارہ سال کے اندر ہی عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ

ہر احمدی اقرار کرے

کہ وہ سال میں دوگنا ہونے کی کوشش کرے گا۔ اسی لئے میں نے تجویز کی تھی۔ کہ ایسے لوگ کھڑے ہوں۔ جو یہ اقرار کریں۔ اور اپنے نام لکھا دیں۔ جس طرح چندہ دینے کے لئے نام لکھاتے ہیں۔ کہ ہم اتنا اتنا چندہ دینگے۔ اسی طرح تبلیغ کے متعلق اقرار کریں۔ کہ کم از کم ایک آدمی کو سال میں احمدی بنائیں گے۔ اور جو زیادہ بنا سکیں۔ وہ زیادہ کے لئے اقرار کریں۔ مگر

شرط یہ ہے۔

کہ اپنے پایہ اور اپنے طبقہ کے لوگوں کو احمدی بنائیں۔ زمیندار زمینداروں کو احمدی بنائیں۔ وکیل وکیلوں کو۔ ڈاکٹر ڈاکٹروں کو۔ انجنیر انجنیروں کو۔ پلیڈر۔ پلیڈروں کو۔ اسی طرح چند سالوں میں ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کہ طوفان نوح بھی اس کے سامنے مات ہو جائے۔

میں اس اعلان کے مطابق جو ایک سابقہ خطبہ میں کر چکا ہوں کہ سالانہ جلسہ پر جو باتیں بیان کی گئی تھیں۔ ان کو مختلف خطبوں میں تفصیلاً بیان کرونگا۔ یہ خطبہ پڑھ کر مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ یہ عہد جتنے لوگ کر سکیں۔ کریں۔ اور اپنے نام لکھا دیں۔ کہ وہ اپنی حیثیت کا کم از کم ایک آدمی سال میں احمدی بنائیں گے۔ اگر

ایک ہزار

بھی ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں۔ تو کئی ہزار خود سال میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح ایک خاصی تعداد کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے۔ کہ اپنے اپنے طبقہ میں سے احمدی بنائیں۔ اس طرح کئی ایک وکلاء۔ ڈاکٹر۔ بیرسٹر۔ مجسٹریٹ اور دوسرے تعلیم یافتہ لوگوں کا اضافہ ہو جائیگا۔ اور ایسے تعلیمیافتہ اور اعلےٰ طبقہ کے لوگ بہت سے لوگوں کے لئے بطور چابی ہوتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے سے بہت سے لوگ خود بخود داخل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ تجویز بہت گہرا اور وسیع اثر رکھنے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جماعت کے دوست جلد اس طرف توجہ کریں۔ جلسہ کے موقعہ پر جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر ۲۵۔۳۰ کے قریب دوستوں نے نام لکھائے ہیں۔ مگر یہ بہت قلیل تعداد ہے۔ تمام جماعت کے امراء اور سیکرٹریوں کو چاہئے۔ کہ

خاص جلسے

کر کے یہ تحریک کریں۔ اور جو اصحاب نام لکھائیں۔ ان کی اطلاع دیں۔ مگر اس بات کا خیال رہے۔ کہ اگر کوئی تاجر ہے۔ تو تاجر کو احمدی بنائے۔ اگر کوئی اعلےٰ عہدہ پر ہے۔ تو اسی درجہ کے آدمی کو احمدی بنانے کی کوشش کرے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ کسی چپڑاسی سے بیعت کا خط لکھا دے۔ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اسی حیثیت کے آدمی کو تبلیغ کرنی چاہئے۔ ایمان کے لحاظ سے تو

تمام انسان برابر

ہیں۔ کوئی چھوٹا بڑا نہیں۔ مگر سیاسی لحاظ سے جو شخص کسی قسم کا اثر رکھتا ہے

روزہ کی سحری اور افطار کے اوقات

تفاوت وقت دیگر اضلاع پنجاب

ایام	فروری و مارچ ۱۹۲۶ء	رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ	وقت سحری گھنٹہ	وقت سحری منٹ	وقت افطار گھنٹہ	وقت افطار منٹ	نمبر شمار	نام شہر	از ۱۲ تا ۲۰ فروری تفاوت وقت سحری کمی یا بیشی	منٹ	تفاوت وقت افطار کمی یا بیشی	منٹ	از ۲۱ تا ۴ مارچ تفاوت وقت سحری کمی یا بیشی	منٹ	تفاوت وقت افطار کمی یا بیشی	منٹ
سہ شنبہ	۱۲ فروری	۱	۵	۴۴	۶	۲۲	۱	لاہور	+	۲	+	۲	+	۲	+	۲
چہار شنبہ	۱۳	۲	۵	۴۴	۶	۲۳	۲	گوجرانوالہ	+	۱	+	۳	+	۰۱	−	۰۲
پنج شنبہ	۱۴	۳	۵	۴۴	۶	۲۴	۳	سیالکوٹ	−	½	+	۰۲	۰	۰	+	۲
جمعۃ المبارک	۱۵	۱۰	۵	۴۳	۶	۲۵	۴	جالندھر	−	۲	−	۴	−	۰۲	−	۰۳
شنبہ	۱۶	۵	۵	۴۳	۶	۲۶	۵	فیروزپور	+	۲	−	۱	+	۰۱	−	½
یک شنبہ	۱۷	۶	۵	۴۲	۶	۲۷	۶	لودھیانہ	−	۰۳	−	۶	−	۰۳	−	۰۵
دوشنبہ	۱۸	۷	۵	۴۲	۶	۲۸	۷	ہوشیارپور	−	۰۵	−	۵	−	۵	−	۵
سہ شنبہ	۱۹	۸	۵	۴۱	۶	۲۹	۸	پشاور	+	۹	+	۱۷	+	۱۰	+	۱۶
چہار شنبہ	۲۰	۹	۵	۴۱	۶	۳۰	۹	انبالہ	−	۶	−	۱۰	−	۰۶	−	۰۹
پنج شنبہ	۲۱	۱۰	۵	۴۰	۶	۳۱	۱۰	اٹک	+	۰۶	−	۱۴	+	۷	+	۱۰
جمعۃ المبارک	۲۲	۱۱	۵	۳۹	۶	۳۲	۱۱	ڈیرہ غازیخان	−	۵	−	۱۵	−	۰۶	−	۲۳
شنبہ	۲۳	۱۲	۵	۳۸	۶	۳۳	۱۲	دہلی	+	۱۹	+	۱۳	+	۱۸	+	۱۴
یک شنبہ	۲۴	۱۳	۵	۳۷	۶	۳۳	۱۳	گجرات	+	۰۱	+	۰۴	+	۲	+	۴
دوشنبہ	۲۵	۱۴	۵	۳۶	۶	۳۴	۱۴	گوڑگانواں	−	۳	−	۱۵	−	۵	−	۱۳
سہ شنبہ	۲۶	۱۵	۵	۳۵	۶	۳۵	۱۵	حصار	۰	۰	−	۸	−	۱	−	۷
چہار شنبہ	۲۷	۱۶	۵	۳۴	۶	۳۵	۱۶	جھنگ	+	۱۱	+	۷	+	۰۱۰	+	۰۷
پنج شنبہ	۲۸	۱۷	۵	۳۳	۶	۳۶	۱۷	جہلم	+	۰۱	+	۰۷	+	۰۲	+	۰۶
جمعۃ المبارک	یکم مارچ	۱۸	۵	۳۲	۶	۳۷	۱۸	کرنال	−	۵	−	۱۲	−	۶	−	۱۱
شنبہ	۲	۱۹	۵	۳۱	۶	۳۷	۱۹	لائل پور	+	۰۷	+	۰۶	+	۷	+	۷
یک شنبہ	۳	۲۰	۵	۳۰	۶	۳۸	۲۰	میانوالی	+	۱۲	+	۱۴	+	۰۱۲	+	۱۳
دوشنبہ	۴	۲۱	۵	۲۹	۶	۳۹	۲۱	منٹگمری	+	۸	+	۵	+	۰۷	+	۰۵
سہ شنبہ	۵	۲۲	۵	۲۸	۶	۳۹	۲۲	ملتان	+	۱۶	+	۱۱	+	۰۱۵	+	۰۱۱
چہار شنبہ	۶	۲۳	۵	۲۷	۶	۴۰	۲۳	مظفرگڈھ	+	۰۱۷	+	۰۱۱	+	۰۱۶	+	۰۱۲
پنج شنبہ	۷	۲۴	۵	۲۶	۶	۴۱	۲۴	رہتک	−	۲	−	۱۲	−	۰۳	−	۰۱۰
جمعۃ الوداع	۸	۲۵	۵	۲۵	۶	۴۱	۲۵	شملہ	−	۸	−	۱۰	−	۰۸	−	۰۹
شنبہ	۹	۲۶	۵	۲۴	۶	۴۲	۲۶	شاہ پور	+	۰۷	+	۰۱۰	+	۸	+	۱۰
یک شنبہ	۱۰	۲۷	۵	۲۳	۶	۴۳	۲۷	جموں	−	۳	+	۱	−	۰۲	+	½
دوشنبہ	۱۱	۲۸	۵	۲۲	۶	۴۴	۲۸	راولپنڈی	+	۰۳	+	۰۱۰	+	۰۴	+	۰۹
سہ شنبہ	۱۲	۲۹	۵	۲۱	۶	۴۴	۲۹	سری نگر	−	۰۴	+	۰۳	−	۰۳	+	۰۲
چہار شنبہ	۱۳	۳۰	۵	۲۰	۶	۴۵	۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

تاکید: روزے کا شروع وقت پو پھٹنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اور سورج غروب ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ آسمان پر نظر کر کے غور کرو۔ اور کسی کے کہنے اپنی تمام دن کی محنت نہ ضائع کرو۔ اگرچہ اس کیلنڈر میں ہم نے اوقات نہایت صحیح درج کئے ہیں۔ مگر پھر بھی چونکہ عام گھڑیاں ...... ٹھیک وقت نہیں دیتیں۔ اس لئے طلوع فجر اور غروب شمس کا فیصلہ آسمان کی حالت دیکھکر کرنا چاہیئے۔

اس کے احمدی ہونے سے بہت بڑا فائدہ پہونچتا ہے۔ کیونکہ اس کا دوسروں پر اثر ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اس کے حلقہ اثر میں احمدیت پھیل سکتی ہے۔ پس ہر شخص اپنے طبقہ کو لے اور اس میں سے احمدی بنائے۔ تاکہ جماعت کی ترقی ہر طبقہ میں یکساں طور پر ہو۔ زمیندار زمینداروں کو احمدی بنائیں۔ افسر افسروں کو احمدی بنائیں۔ مزدور مزدوروں کو احمدی بنائیں۔ عالم عالموں کو احمدی بنائیں۔ اگر اس سال ایک ہزار آدمی کم از کم ایک ہزار لوگوں کو ہی احمدیت میں داخل کریں۔ تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔ چونکہ انہیں تبلیغ کرنے کی مشق ہو جائیگی۔ اس لئے اگر پہلے سال ایک آدمی کو احمدی بنائیں گے تو اگلے سال دو تین کو بنا سکیں گے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو

تبلیغ کا شوق

تو رکھتے ہیں۔ مگر اس کا ڈھنگ نہیں جانتے۔ جب وہ اقرار کریں گے۔ کہ کم از کم ایک آدمی کو احمدی بنائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوشش کریں گے۔ اور ایک آدمی کو احمدی بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے تو پھر اوروں کو تبلیغ کرنا ان کے لئے آسان ہو جائے گا۔ پس میں

جماعت کے دوستوں سے خواہش

کرتا ہوں۔ کہ خواہ وہ عالم ہوں۔ یا معمولی پڑھے لکھے۔ پیشہ ور ہوں۔ یا زمیندار۔ تاجر ہوں۔ یا ملازم ہر طبقہ کے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں اور اقرار کریں۔ کہ اپنے طبقہ میں سے کم از کم ایک شخص کو احمدی بنانیکی کوشش کریں گے۔ اور پھر جلد سے جلد اس عہد کو پورا کریں۔ ریزرو فنڈ کے متعلق دیکھا گیا ہے۔ کہ جنہوں نے جلدی اپنے وعدہ کا ایفا کیا۔ وہ تو کامیاب ہو گئے۔ مگر جنہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ سال کے ختم ہونے تک پورا کر لیں گے۔ وہ رہ گئے۔ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بھی جو دوست جلدی کریں گے۔ وہی کامیاب ہو سکیں گے۔ ورنہ جو یہ کہینگے کہ کل پورا کر لیں گے۔ ان کا کل کبھی نہیں آئے گا۔ اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ پس کوئی دوست اس عہد کے ایفا کو کل پر نہ ڈالیں۔ بلکہ

آج کا کام آج ہی کریں۔

جو اسکے بعد اس نیت اور اس ارادہ سے کھڑے ہونگے۔ وہ خدا کے فضل سے ضرور کامیاب ہونگے۔ ریزرو فنڈ کا چندہ جمع کرنے میں وہی لوگ ناکام رہے جنہوں نے سمجھا۔ نومبر یا دسمبر میں کرلینگے۔ یا یہ خیال کیا کہ سال کی آخری قسط میں ہی ادا کرینگے۔ لیکن جنہوں نے جلد سے جلد پورا کرنیکی کوشش کی۔ انہوں نے انہی علاقوں میں جہاں کے دوسرے لوگ ناکام رہے۔ کامیابی حاصل کی جنہوں نے اس کام کو پیچھے ڈالا۔ انکی زبانوں میں اثر نہ رہا۔ اور وہ اپنا عہد پورا نہ کر سکے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ جو اس کے لئے وعدہ کرے۔ اسے جلد پورا کرے۔ اسے کیا پتہ ہے۔ کہ کل پورا کر سکیگا۔ یا نہیں ؛

میں امید رکھتا ہوں۔ کہ

تمام احمدی جماعتیں

جن تک میری یہ آواز اخبار کے ذریعہ پہنچ جائیگی۔ جلسے کر کے ایسے اصحاب کی فہرستیں جلدی بھیجدینگی۔ اور عہد کرنے والوں کے صرف نام نہ لکھے جائیں بلکہ ان سے دستخط بھی لئے جائیں۔ جو ان پڑھ ہوں۔ انکے انگوٹھے لگوا کر جلدی فہرستیں بھیج کر دی جائیں۔ نئے سال میں سے ایک مہینہ گذر گیا ہے۔ اور دوسرا شروع ہے۔ ایک مہینہ سالانہ جلسہ کا ہے۔ باقی نو دس مہینے رہ گئے ہیں انمیں جلد سے جلد یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ ہم چند سالوں میں ح

[illegible] جو پچھلے سالوں کی ترقی کو مات کر دے ؛

آریہ سماج گجرات سے تناسخ پر مباحثہ

بینگ مین آریہ ایسوسی ایشن گوجرات کی طرف سے اشتہار شایع ہوا۔ کہ ۱۵ر جنوری ۱۹۲۹ء کو بوقت ½ ۷ بجے شام آریہ سماج میں مسئلہ تناسخ پر لیکچر ہوگا۔ اور لیکچر کے بعد ایک گھنٹہ تک سوال و جواب یعنی بحث کا موقع دیا جائیگا۔ علاوہ تحریری اشتہار کے آریہ صاحبان نے بازار میں زبانی بھی یہ مشہور کیا۔ کہ شام کو احمدیوں سے مسئلہ تناسخ پر بحث ہوگی۔ احمدیہ جماعت کے کچھ ممبر مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری کے ہمراہ وقت مقررہ پر آریہ سماج کے مندر میں پہونچ گئے۔ احمدیوں کے علاوہ دیگر مسلمانوں کی بھی کافی تعداد موجود تھی۔ آریہ مناظر نے قریباً ایک گھنٹہ مسئلہ تناسخ پر لیکچر دیا۔ آریوں نے خلاف معمول جلسہ کا کوئی پریزیڈنٹ مقرر نہ کیا۔ جس کی وجہ بعد میں یہ معلوم ہوئی۔ کہ وہ کسی نظام کے ماتحت گفتگو کرنا نہیں چاہتے تھے۔ سیکرٹری آریہ ایسوسی ایشن نے کہا۔ کہ پہلی دو تقریریں ۱۵-۱۵ منٹ کی ہونگی۔ اور بعد میں ۵-۵ منٹ کی۔ اس کے بعد سید عمر شاہ صاحب اہل قرآن نے کہا۔ کہ اصل معاملہ جزا و سزا کا ہے۔ اس کو دونو فریق مانتے ہیں۔ اس کے بعد آریہ صاحبان نے مولوی اللہ دتا صاحب کو ۱۵ منٹ دیئے۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں آریہ مناظر کے پیش کردہ دلائل کی بخوبی تردید کی۔ اور آخر میں فرمایا۔ آریہ مناظر سے ہمارا یہ مطالبہ ہے۔ کہ وہ ثابت کرے۔ انسان ہونے سے پہلے وہ کن کن جونوں کے چکر میں مقید رہے اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکیں۔ تو ان کا دعویٰ بے دلیل ہے۔ نیز فرمایا۔ یہ بتلایا جائے۔ کہ انسان ہونے کی حالت میں تھوڑی مدت کے گناہوں کی سزا بموجب کتب مسلمہ آریہ صاحبان عرصہ دراز تک کیوں ہوگی ؟

مولوی صاحب کی تقریر کا کوئی معقول جواب آریہ مناظر نے نہ دیا تو سکرٹری ایسوسی ایشن نے سید عمر شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ سید عمر شاہ صاحب نے بجائے آریہ مناظر کی تقریر کا جواب دینے اور اپنے آپ کو اسلام کا نمائندہ ثابت کرنے کے اُلٹا مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر کی تردید کرنے کی لاحاصل کوشش کی اس پر آریہ سماج کو توجہ دلائی گئی۔ کہ مناظرہ مولوی اللہ دتا صاحب اور آریہ مناظر کے مابین قرار پایا ہے۔ سید عمر شاہ صاحب کو کیوں کھڑا کیا گیا ہے۔ اگر وہ اسلام کے نمائندہ ہیں۔ تو آریہ مناظر کے ساتھ بحث کریں۔ اگر نہیں۔ تو آریوں کی طرف سے کھڑے ہوں۔ آخر جب مسلمان پبلک کو سید عمر شاہ صاحب کے رویہ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ آریہ سماج کی امداد کے لئے تشریف لائے ہیں تو غیر احمدی نوجوان ان کو مندر آریہ سماج سے باہر لے گئے۔ جب سیکرٹری آریہ ایسوسی ایشن نے دیکھا۔ کہ اب مناظرہ کرنا پڑیگا۔ تو اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر لیمپ بجھا دیا۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ جلسہ برخاست ہوگیا۔ آریہ صاحبان کی اس کارروائی سے پبلک پر ظاہر ہوگیا۔ کہ وہ مناظرہ سے گریز کرتے تھے۔ اور یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ مولوی اللہ دتا صاحب کے معقول دلائل کا وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے ؟

خاکسار بشیر احمد از گجرات (پنجاب)

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

"سن رائز" کے متعلق

حضور نے ۱۹۲۷ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا:-

"احباب اپنے پروگرام میں ایک بات یہ بھی داخل کرلیں۔ کہ "سن رائز" کی اشاعت بڑہائی جائے۔ جب تک اس کے دس ہزار خریدار ہو جائیں۔ اس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس وقت ایڈیٹر صاحب مفت کام کر رہے ہیں۔ دوست کوشش کریں کہ اس کی اشاعت میں ترقی ہو۔ اور دوسرے مسلمانوں کو خریدار بنایا جائے۔ چونکہ اس میں تمام مسلمانوں کے فائدے کے مضامین ہوتے ہیں اس لئے بآسانی خریدنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں" (تقریر دلپذیر ۱۹۲۷ء)

اب ہر ایک احمدی دیکھ لے۔ کہ اس نے اس ارشاد عالی کی تعمیل میں اب تک کیا کارروائی کی ہے۔ "سن رائز" مہینے میں دوبار نکلتا ہے۔ نوجوانوں کو اسلامی عقائد پر مضبوط اور انہیں خدمت دینی کے لئے تیار کرنے کے لئے اس اخبار کا اجرا ہوا ہے۔ ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ کوئی سکول کوئی کالج کوئی لائبریری ایسی نہ رہے۔ جس میں یہ اخبار نہ جاتا ہو۔ چونکہ عام اغراض و عقائد اسلامی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے کسی فرقے کو بھی اس کے خریدنے میں تامل نہیں ہو سکتا۔ صرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے آپ اپنے حلقہ اثر و واقفیت میں ہر ایک انگریزی خوان کو تحریک کیجئے۔ کہ وہ "سن رائز" منگوایا کرے۔

فروری سے اس کا کاغذ اس کا ٹائپ نہائت اعلیٰ کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ خریداران "سن رائز" نے دیکھ لیا ہوگا۔ اور نمونہ منگوا کر دیکھا جاسکتا ہے۔ قیمت نہائت کم یعنی صرف دو روپے سالانہ طالبعلموں سے ایک روپیہ۔ موجودہ خریداران کی تعداد اتنی ہے کہ چھپوائی کے اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے۔ اس وقت سن رائز کا فنڈ ایک ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اس لئے دوست کوشش فرما کر ایک ہزار خریدار اس کا مزید بنا کر دم لیں۔ میں ایسے مہربانوں کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ طبع کراؤنگا۔ مینجر "سن رائز"

ضرورت

(۱) محکمہ ویٹرنری کے لئے ایک کلرک جو ایف اے تک تعلیم یافتہ ہو۔ پہلے بلا تنخواہ کام سیکھنا ہوگا۔ اور کام سیکھنے پر اسامی کی منظوری آنے پر ۴۰ لغایت ۷۰ کے گریڈ پر رکھا جائے گا۔ اس کے بعد ترقی کی اُمید ہے۔ خواہشمند دفتر امور عامہ میں بمعہ نقول اسناد درخواستیں بھیجدیں۔ درخواستوں کے ساتھ سکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق چال چلن و احمدیت ضرور آنی چاہیئے ؟

(۲) ایسے آٹھ سالہ تجربہ کار الیکٹریشن کی جو بجلی کے لے۔ بی اور سی ڈی کا کام اچھی طرح کر سکیں۔ اور خاص طور پر موٹرس بجلی کے پنکھے بیٹرز اور وائرنگ کے کام میں اچھی طرح مہارت رکھتے ہوں۔ تنخواہ ۹۰ سے لے کر ۱۱۰ روپے تک ہوگی ؟

(۳) ایسے پانچ سالہ تجربہ کار وائرمین جو وائرنگ کا رنڈر سکٹ کٹینگ اور ہیڈ میز کا کام اپنے ہاتھوں سے کر سکیں۔ تنخواہ ۷۰ سے ۷۵ روپے تک ہوگی۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ جو ترکھا کام میں اعلیٰ واقفیت رکھتے ہوں۔ ایک ماہ کی آزمائش کے بعد مستقل کیا جائیگا ؟

درخواستیں بمعہ نقول اسناد کے بہت جلد دفتر امور عامہ میں بھیجدیں سر نامہ چھوڑ دیا جائے۔ یہاں سے پُر کر دیا جائے گا ؟ ناظر امور عامہ

اعلان ضروری

احباب کو معلوم ہے۔ کہ تربیت کی کمزوری بعض اوقات انسان کو خطرناک طور پر نیچے لے جاتی ہے۔ اور اس کا اثر نہ صرف نفس انسان پر ہی پڑتا ہے۔ بلکہ ایسے لوگ جو متلاشیان حق ہوتے ہیں۔ بعض اوقات برا نمونہ دیکھ کر وہ بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک جگہ جماعت کی تربیت کی نگرانی نہایت ضروری ہے۔

اس غرض کے لئے سلسلہ کی طرف سے سکرٹریان تربیت کا تقرر عمل میں لایا گیا تھا۔ مگر عموماً سکرٹریان تربیت اپنے فرائض کو پورے طور پر سر انجام نہیں دیتے (اِلّا ماشاء اللہ) اور بعض اوقات وہ اس حد تک بے پرواہی برت لیتے ہیں۔ کہ کئی کئی ماہ تک دفتر کو اپنی رپورٹ سے محروم رکھتے ہیں۔ میں ان تمام حضرات کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی رپورٹیں مرتب کر کے دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے عہد کریں۔ کہ وہ اس خدمت کو باقاعدگی سے سر انجام دیتے رہیں گے ؟

نیز میں یہ بھی درخواست کرونگا۔ کہ جہاں جہاں ابھی تک سکرٹریان تربیت مقرر نہیں ہیں۔ وہاں فوراً انتخاب کر کے دفتر ناظر صاحب تعلیم و تربیت کو اطلاع دیکر مشکور فرمائیں ؟

شیخ محمود احمد مصری۔ انسپکٹر تربیت قادیان

ضرورت نکاح

ایک بیوہ عمر ۲۲ سال جس کے ساتھ دو بچے بھی ہیں اس کے رشتہ کے لئے۔ خواہشمند دفتر امور عامہ میں خط و کتابت فرمائیں۔ بچوں کا خرچ بھی برداشت کرنا ہوگا ؟ ناظر امور عامہ قادیان

اعلان

ایک بوڑھے احمدی جو نابینا ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتے ہیں ان کے ساتھ ان کی لڑکی بھی ہے۔ جو سادہ قرآن شریف پڑھا سکتی ہے اگر کسی جماعت کو امام مسجد کی ضرورت ہو تو دفتر تعلیم و تربیت میں اطلاع دیں

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ھُوَ الشّافی
ایک تیر بہدف نسخہ

اعصابی امراض مثلاً فالج ـ لقوہ ـ اختلاج قلب ـ بیخوابی ـ چالیس سال عمر اور اس کے اوپر کے احباب کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے خاص طور پر سردیوں میں بوڑھوں اور بلغمی طبائع کے لئے جان بخش ہے بڑے استقلال اور سخت تردد سے تیار کیا گیا ہے ـ شائقین خود تیار کریں یا اگر اس کو سر دردی خیال کریں ـ تو میرے پاس تیار موجود ہے ـ قیمت فی خوراک پانچ پیسہ ـ تیس گولیوں سے کم روانہ نہیں کی جاتی ـ کیونکہ آٹھ آنہ محصولڈاک ہر صورت میں زائد از قیمت لگ جائیگا ـ

نسخہ ترکیب ـ کچلہ ایک پاؤ کو آب کنواگندل میں تر کر کے پندرہ یوم بھگو دیں ـ بعد ازاں کچلہ سے پتہ نکال کر کچلہ کے باریک باریک چاول کر لیں ـ پھر ان چاولوں کو پندرہ یوم آب ادرک میں تر رکھیں ـ پھر خوب کوٹ لیں پھر اس میں زعفران اصلی کشمیری ـ دارچینی ـ جلوتری ـ سرنجان شیریں ـ سونٹھ ـ دانہ الائچی ملا کر خوب کھرل کر کے یکجان کریں بس سفوف تیار ہے ـ

سنکھیا سفید کو تھوم ـ مالکنگنی ـ اجوائن خراسانی میں ، دو سیر اُپلے کی آگ ٹوہی میں دیں ـ اسی طرح ساٹھ آگ دیں ـ سنکھیا مثل موم (طلائی) ہو جائے گا ـ اگر پانی پر ڈالیں ـ تو تیرے گا ـ

سفوف کچلہ ۸ گرین کشتہ سنکھیا موم میا ۱/۲ گرین ـ فرائی فاسفورس ۱/۲۰ گرین ـ یہ ایک گولی خوراک ہے ـ

نوٹ :ـ صرف تیس اشخاص کے لئے ہمارے پاس دوائی موجود ہے ؛

المشتہر
خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ کٹانا ـ گجرات پنجاب

قادیان کے بہترین تجارتی موقع پر
چند دکانیں اور مکان قابل فروخت

ہیں ـ موقعہ پر نشان دہی اور نقشہ وحیثیت عمارت وغیرہ کے متعلق قابل دریافت امور کے لئے شیخ فتح محمد صاحب مینجر احمدیہ سٹور قادیان سے ـ اور قیمت وغیرہ کا تصفیہ مینجر صاحب یا میرے ساتھ کیا جائے ؛

ناظر تجارت قادیان

ریلوے سٹیشن کے قریب

محلہ دار الفضل میں آبادی کے اندر با موقعہ سٹیشن سے قریب ایک کنال زمین برائے مکان قابل فروخت ہے قیمت کا تصفیہ چوہدری الہٰی بخش مستری وزیر ہند پریس امرتسر سے بذریعہ خط و کتابت ہو ؛

رشتہ مطلوب ہے

ایک احمدی قوم راجپوت جو انٹرنس پاس اور جے وی ہیں ـ اور آج کل پینتیس روپے ماہوار پر ملازم ہیں ـ عمر بائیس سال ان کے لئے رشتہ درکار ہے ـ جو کم از کم پرائمری پاس ہو ؛ خط و کتابت معرفت دفتر مینجر الفضل ہو ؛

ضرورت رشتہ

بندہ بفضلہ تعالیٰ احمدی ہے ـ عمر ۳۰ سال ... شادی کی ہوئی ہے ـ مگر دوسری شادی کی اشد ضرورت ہے ـ رشتہ خواہ ... خط و کتابت معرفت ایڈیٹر الفضل ہو ؛

اکسیر دماغ

حکیم عزیز الرحمٰن شفاخانہ عزیز خلایق
قلعہ سٹریٹ امرتسر

ہندوستان کی خبریں

——— پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں قانون ٹیکہ میں ترمیم اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اپنے حلقہ میں ٹیکہ لگانے کے متعلق اختیارات عطا کرنے کی نسبت ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا +

——— نئی دہلی ۷ فروری۔ اسمبلی کی چوتھی نشست میں مسودہ قانون تحفظ عامہ پر پھر مباحثہ ہوا۔ مسٹر گیا پرشاد کی ترمیم جس کا منشا یہ تھا کہ عامۃ الناس کی رائے معلوم کرنے کے لئے مجوزہ قانون کو شائع کیا جائے مسترد ہو گئی۔ اس کے بعد صدر نے مسودہ قانون منتخب کمیٹی کو حوالہ کرنے کی قرار داد پر رائیں لینے کا حکم دیا۔ تقسیم آرا پر ۶۱ رائیں تائید میں اور ۵۰ رائیں خلاف تھیں۔ رائے دہی کے نتیجہ پر نمائندگان عوام کی طرف سے شرم شرم اور سرکاری بنچوں سے مسرت کے نعرے بلند کئے گئے۔

——— نئی دہلی ۷ فروری۔ دنیا کے عجائبات میں یہ گاڑی دہلی میں پہونچی ہے۔ آٹھویں عجیب وغریب شے ہے۔ یہ چلتی ہے۔ تو نشان نہیں ہوتے اس میں ہر قسم کی راحت و آسائش کے سامان موجود ہیں۔ یہ ۳۰ مارچ ۱۹۲۷ء کو نیو یارک سے روانہ ہوئی تھی۔ اور انگلستان۔ براعظم یورپ۔ افریقہ۔ مصر۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا کا دورہ کرنے کے بعد ہندوستان پہونچی ہے۔ وہ اس وقت تک ۸ ہزار ۷ سو میل مسافت خشکی اور ۳ ہزار میل سمندر کے راستہ سے طے کر چکی ہے +

——— بمبئی ۸ فروری۔ ہندو مسلم رہنماؤں کی مساعی اور مقامی بلدیہ کی مقرر کردہ مجلس امن کی جد وجہد کے باعث فسادیوں کی سرگرمیوں میں ایک حد تک کمی واقعہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس کمی کا زیادہ تر سبب مزید فوج اور مسلح پولیس کی آمد ہے۔ قتل کے اکے دکے واقعات کی اطلاعیں ابھی تک موصول ہو رہی ہیں۔ اتوار سے اس وقت تک کل ۹۸ اشخاص قتل اور ۴۳۷ مجروح ہوئے ہیں۔

——— لاہور ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کل دو گورہ پلٹنیں ٹرینیں یہاں سے روانہ ہوئیں۔ مزید پلٹنوں کی روانگی کی توقع ہے۔ ان کا اجتماع سرحد پر ہوگا +

——— پنجاب یونیورسٹی نے ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء سے دفتر اطلاعات امور خارجہ واقعہ یونیورسٹی ہال کے کمرہ میں ایک انکوائری آفس کھول دیا ہے۔ تاکہ جو طلباء راصالتاً استفسار کرتے ہیں۔ ان کو معلومات بہم پہونچائی جائیں۔ اور یونیورسٹی کے امتحانات کے لئے درخواست کے فارم مہیا کئے جائیں۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ انکوائری آفس میں نہ کہ یونیورسٹی کے دفتر میں ایسی معلومات کے لئے دریافت کریں +

——— مدراس ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مدراس نشہ بازی کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے بجٹ میں ۴ لاکھ روپیہ کی منظوری پر غور کر رہی ہے +

لاہور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بچہ سقہ کا ایجنٹ لاہور میں آیا ہوا ہے۔ اور بظاہر اس کے آنے کی غرض وغایت یہ ہے

کہ نئی وزارت کے لئے یہاں کے سر برآوردہ افغان مقررین میں سے کچھ لوگ اپنے ساتھ لے جائے۔ کابل سے برطانوی پناہ گزینوں کا انخلا موسم موافق ہونے تک روک دیا گیا ہے +

——— علی گڈھ ۱۹ فروری۔ علیگڈھ یونیورسٹی کورٹ کے سالانہ اجلاس میں نواب فرمل اللہ خاں کا استعفا منظور اور سید راس مسعود کو ان کا جانشین منتخب کیا گیا۔ کورٹ نے مسٹر راس مسعود جو ابھی انگلستان میں ہیں۔ کے آنے تک جسٹس سلیمان کو وائس چانسلر منتخب کیا۔ علاوہ بریں کورٹ نے والی بھوپال جسٹس سلیمان۔ سر عبد القادر و ڈاکٹر ضیاء الدین پر مشتمل ایک کمیٹی اس غرض سے مامور کی۔ کہ وہ پرو وائس چانسلر کا نام تجویز کرکے کورٹ سے اس کے تقرر کی سفارش کرے +

——— پشاور ۹ فروری۔ حکومت ہند نے اعلان کر دیا ہے کہ افغانی رعایا کے سوا کسی دوسرے شخص کو افغانستان جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی +

——— نئی دہلی ۹ فروری۔ سر محمد رفیق ممبر انڈیا کونسل کل نئی دہلی میں اپنے جائے قیام پر حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے +

——— مانڈلے ۹ فروری۔ آج صبح مرکزی کمیٹی کے ارکان کے ہمراہ سائمن کمیشن یہاں پہونچ گیا +

——— بمبئی ۸ فروری۔ ہنگامہ فساد کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہفتہ کی شب جمعہ کی شب کے مقابلہ میں پر سکون تھی شب کی تاریکی کے بعد بازاروں میں پانچ آدمی ایک جگہ جمع ہونے کے خلاف احکام کا اچھا اثر ہوا۔ کالاچوکی روڈ اور فرگوسن روڈ میں مساجد پر حملہ کرنے کی متواتر کوشش کی گئی۔ مگر پولیس نے نقصان نہ ہونے دیا +

——— پشاور ۸ فروری۔ ڈکہ کے قریب شنواریوں اور مہمندوں کی دو جماعتوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ ان کے درمیان ایک قافلہ سے محصول وصول کرنے کے متعلق جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس لڑائی میں قافلہ کے تین آدمی مارے گئے اور قافلہ پشاور واپس آگیا +

——— پشاور ۹ فروری۔ درہ کوہاٹ میں جہاں بندوق سازی کے زبردست کارخانے ہیں۔ بندوقیں گراں ہو گئی ہیں۔ آج کل افغانستان میں بندوقوں کی بڑی مانگ ہے۔ اور لوگ بکثرت بندوقیں خرید رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بندوق کی قیمت ۳۰ روپیہ کی بجائے ۵۰ روپیہ ہو گئی ہے +

——— پشاور ۸ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت روس کی طرف سے روسی سفیر مقیم کابل نے بچہ سقہ سے بعض روسیوں سے بدسلوکی کرنے یا انہیں ہلاک کر دینے کے الزام میں ایک گراں قدر رقم بطور تاوان طلب کی ہے۔ اور بچہ سقہ اس مطالبہ کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ یہ افواہ بھی ہے۔ کہ پہلے بچہ سقہ سفیر مذکور سے درشتی کے ساتھ پیش آیا تھا۔ اور پستول نکال لیا تھا۔ لیکن جب اس نے کہا۔ کہ اگر تم مجھ پر گولی چلاؤ گے۔ تو تین گھنٹے کے اندر ہم تمہیں خاک میں ملا دیں گے۔ تو وہ خوش ہو گیا +

ممالک غیر کی خبریں

——— لنڈن ۶ فروری۔ کانوں کے پھر کھولنے کے لئے مالکان نے جو شرائط پیش کی تھیں۔ وہ کان کنوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے جھگڑا پیدا ہو گیا۔ پولیس نے دو مرتبہ لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ بہت سے آدمی لاٹھیوں کی مار سے زمین پر گر پڑے اور ان کے چہرے سے لہولہان ہو گئے +

——— مسٹر گوکلے بیرسٹر نے پرنس آف ویلز (ولیعہد انگلستان) کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ انگلستان سے شاہی کو ختم کریں۔ اور سرمایہ داری کی حمایت چھوڑیں۔ کیونکہ شاہی دراصل سرمایہ داری کی بدولت قائم رہتی ہے +

——— بلگریڈ۔ ڈکٹیٹر کی حکومت نے نئے قانون تعزیرات میں شراب نوشی کے لئے سزا بڑھا دی ہے۔ اور اس کا ارادہ ہے۔ کہ وہ اس مضرت رساں عادت کو سنگین جرم قرار دے +

——— جنیوا ۵ فروری۔ وبائی امراض کا ہفتہ بھر کا ریکارڈ مظہر ہے۔ کہ انفلوانزا کا مرض تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اب یہ مرض آئس لینڈ میں بھی جا پہنچا ہے۔ سارے یورپ میں فقط ہالینڈ ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو اس وبا کے پنجہ سے تاحال محفوظ ہے +

——— لنڈن ۸ فروری۔ فری پریس کے نامہ نگار مقیم لنڈن کو یہ پتہ چلا ہے۔ کہ بٹلر کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے کا امکان نہیں ہے شاید اس کا ایک حصہ شائع کیا جاوے۔ یہ بھی ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ بٹلر کمیٹی کی رپورٹ پر سائمن کمیشن کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ غور کیا جائے گا +

——— طہران ۷ فروری۔ مجلس نے ملک فارس میں غلاموں کی تجارت کی تنسیخ کا قانون پاس کر دیا ہے۔ ملک میں داخل ہونے والے غلام آزاد تصور کئے جائیں گے +

——— لنڈن ۸ فروری۔ فضائے افغانستان پر برطانی جہازوں کی پرواز کو جن کے متعلق گذشتہ ہفتوں میں صحیح حالات سننے میں آتے رہے ہیں۔ بین الاقوامی حقوق کی خلاف ورزی کہا جاتا ہے آزاد افغانستان کی فضا میں پناہ گزینوں کو لانے والے اور دوسرے ہوائی جہازوں کی پرواز کے خلاف اتفاقی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ سفیر موصوف دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا برطانیہ عظمےٰ حکومت ہند کی غلط روش کا تدارک کرے گا +

——— لنڈن ۵ فروری۔ یورپ میں سردی کی لہر روز بروز شدت پذیر ہوتی جا رہی ہے۔ دریائے ڈینیوب منجمد ہو گیا ہے اور صوفیہ اور قسطنطنیہ کے مابین ریلوے گاڑیوں کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی ہے سلسلے حفظ القیاس۔ لنڈن اور روما الکبرےٰ کے درمیان برقی ذرائع رسل و رسائل کو سخت نقصان پہونچا ہے +

——— رنگیبی ۷ فروری۔ حکومت مصر نے بلسودان کے بند کو جو مصر کے وسط میں واقع ہے بلند کرنے کی سکیم پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور سر مرڈاک میکڈانلڈ کو جو مصر اور سوڈان میں آبپاشی کی تعمیر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا +